

شماره 1



جلد 1

# یادگارِ رضا

مذہبی، اخلاقی، معاشرتی، تمدنی، تاریخی ماہوار رسالہ  
بسرپرستی:

حضرت حجۃ الاسلام جناب مولانا مولوی مفتی قاری مابی

شاہ محمد حامد رضا خان صاحب دامت برکاتہم

باہتمام:

جناب مولانا مولوی محمد ابراہیم رضا خان صاحب

مطبع اہلسنت بریلی میں چھپا اور جماعتِ رضائے مصطفیٰ بریلی سے شائع ہوا



تباع الشریعہ فاؤنڈیشن

ترسیل:

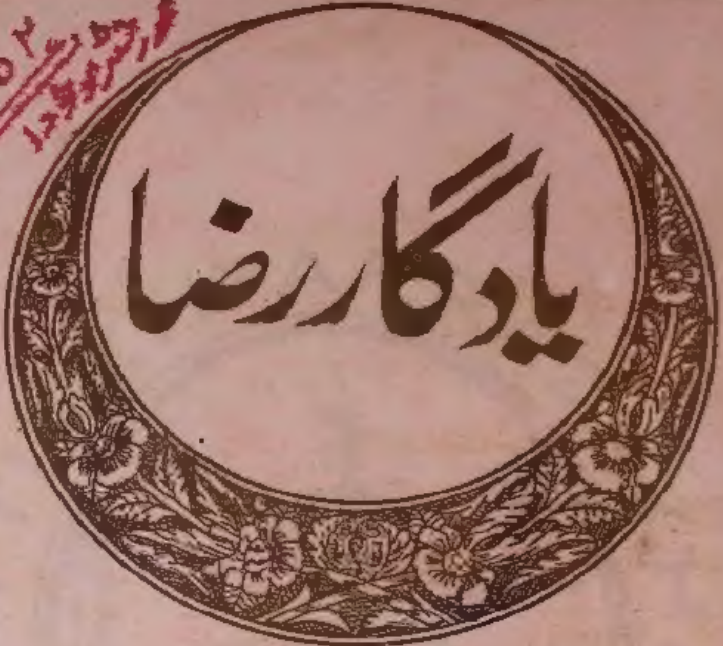
[www.muftiakhtarrazakhan.com](http://www.muftiakhtarrazakhan.com)

☎ 0092 303 2886671

📱 /makhtarrazza1011



۷۴۵۲  
۱۳۰۲



# یادگار رضا

مذہبی - اخلاقی - معاشرتی - تمدنی - تاریخی - ماہوار رسالہ  
بسرپرستی

حضرت حجۃ الاسلام خلیفۃ المسیح الخامس اسیں مولانا مولوی مفتی قاری حاجی شاہ محمد رضا صاحب  
صاحب دامت برکاتہم  
بادارت

قاضی محمد احسان الحق نعیمی معتمد عمومی جماعت رضا و مصطفیٰ  
باہتمام جناب مولانا مولوی محمد ابرہیم رضا خان صاحب

مطبع اہل سنت پریس ہاؤس چھاپاری پبلسٹیٹی اور ڈسٹریبیوٹرز جماعت رضا و مصطفیٰ پریس ہاؤس پریس ہاؤس



# کلماتِ طیبات

حضرت اقدس صاحبِ بجاوہ عالیہ رضویہ دامت برکاتہم العالیہ

حمد - نعت - دعا و دوا و کتابت رسالہ

وَمَجْدًا وَمُحَمَّدًا وَنَبِيًّا	وَمَجْدًا وَمُحَمَّدًا وَنَبِيًّا
وَمَجْدًا وَمُحَمَّدًا وَنَبِيًّا	وَمَجْدًا وَمُحَمَّدًا وَنَبِيًّا

# خیریت

چکیدہ قلم بدیع رحم حضرت مولانا مولوی محمد ابراہیم صاحب اعجازی صاحب بجاوہ عالیہ رضویہ

بایزود کہ ارمانِ ارمان برآمد	نجلکہ کہ ایڈون بیدیان برآمد
بقفہ حیفی چونستان برآمد	بسلم کلام آمدہ ما تریدی
بمصلح مشکوۃ ایمان برآمد	ببریم روایت زانوار سنت
بگوش حقیقت نیوشان برآمد	بصلائے تعریف صدائے تصوف
بسرو دے نگاہانگستان برآمد	بشیدی جہازی بہ گلابم لبیل
بصحن گلستان غزلخوان برآمد	بشعر و سخن لبیلے خوشنوا
باجساد و پایہ جان برآمد	بزلازل و راہداری بندہ فدا
بشفائے دل و راحت جان برآمد	بخوش سخن از اشارت حکمت
بتلی وہ دروہ و حیران برآمد	بسیادِ رضا یادگارِ رضا

برایم چون سرور داد جنبش  
غریب از ہنر کے نیستان برآمد

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

# یادگارِ رضاؑ

جلد (۱)	بابت ماہِ ربیع الاول شریف ۱۳۴۵ھ	چند ایضاح محفلِ شاہک للحدیث
نمبر (۱)	قیمت فی رسالہ	۶/۱

## رضویوں کا وکیل

رضوی عالم میں کہیں ہوں - کتنے ہی دور دراز ہوں - عقیدت و نیاز مندی کے تعلقات جو اعلیٰ حضرت قدس سرہ کی ذات والا کے ساتھ وابستہ ہیں وہ پہلچہ و بہر آن اوتھیں بریلی کی طرف مائل رکھتے ہیں - حضرت رضاؑ کے دل اداوں ہی کو کچھ خبر ہے کہ سات دن میں کتنی ہر تہہ اون کی آنکھیں آستانہ رضویہ کی طرف اٹھتی ہیں اور وہاں کی خیر و خیر معلوم کرتے اور اپنے معروضات تیار شدہ پہنچانے

کیلئے اون کا دل نرزو مست بیچین ہوتا ہے اور وہ کسی پیامی اور وسیلہ کے جو یا ہوتے ہیں۔ اون کے لیے کتنے مسرت کا مقام ہے کہ اون کی طرف سے آستانہ مبارکہ پر جماعتِ رضائے مصطفیٰ بحیثیتِ وکیل حاضر ہے جس نے اعلیٰ حضرت قبلہ کے کلامِ مبارک کا اون کے حلقہ بگوشوں تک پہنچانا اپنی زندگی کا بہترین مقصد قرار دے لیا ہے اور وہ اس خدمت کو اس سرگرمی سے انجام دے رہی ہے جس کا اعتراف حلقہ بگوشانِ اعلیٰ حضرت کے قلوب ہی کر سکتے ہیں۔

اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کلامِ مبارک کا کتب و رسائل کی شکل میں شائع کرنا اور طلب گاروں تک پہنچانا یہ کام تو آج تک جماعتِ انجام دے رہی ہے مگر آستانہ مبارکہ کی اطلاعات اور اعلیٰ حضرت قدس سرہ کی زندگی کے پاکیزہ حالات صحیح ذریعہ کے لیے راحت روح اور تسکین قلب ہیں اون کا کوئی انتظام نہ تھا اس فقیر نے اسکا احساس کیا اور چاہا کہ ایک ایسا سلسلہ قائم کیا جائے جس سے ایسے تگان و تن اعلیٰ حضرت قدس سرہ دو رافتادگی میں بھی آستانہ کے حالات سے بے خبر نہ رہیں اور مسلسل طور پر ماہ بہ ماہ ادن کو یہاں کے حالات کی اطلاع مل جا یا کرے اور آستانہ مبارکہ سے ایک ماہوار رسالہ پہنچے اور ان کی تسکین خاطر کرے۔ مہینہ بھر تک اس سے اپنا اتفاق دیا کی خبروں کے مزے لیا کریں۔ اور محبت کی نگاہوں سے دیکھا کریں۔ عقیدت کے جذبات سے سینوں پر رکھ کریں۔ شوق کے عالم میں زبان حال سے پوچھا کریں ؟

اے نامہ محبوب تو کس کی یادگار ہے۔ کہاں سے چلا ہے۔ کیا دل آویز خوشبودی میں بسا ہے۔ کیسی روح افزا تجلیاں لایا ہے۔ کسکی خبریں سنانا ہے میرے پاس

کیسے کیسے انمول ہوتی ہیں۔ اسلامی حمایت کے لیے تیرے دست و بازو کیسے چست ہیں۔ خدمت دین میں تیری کمر کس منبھوٹی سے بندھی ہے۔

اسے میدان کے مرد۔ دین کے حامی پیری آنکھوں میں آ۔ دل میں سما۔ تو مہربان رفیق جان ہے۔ محبوب ایمان ہے شاباش خدا تجھے زندہ سلامت رکھے۔ دن و نئی رات چو گئی ترقی ہو۔ تو ٹوٹے دل کا سہارا ہے۔ جیسی کا انیس ہے۔ مر جا مر جا۔

ایک عاشق۔ محبوب کے خبر لانے والے کی جو قدر کرتا ہے کاغذ کے صفحات پر اوسکا پورا نقشہ نہیں کھینچا جاسکتا۔ پیری اس خدمت کی قدر دانی وہی لوگ کرسکتے جنکا دل اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دامن کرم سے بندھا ہوا ہے۔ آستانہ کی حاضر می کے زمانہ میں بہترین خدمت جو میں کرسکتا ہوں اور نفیس ترین ہدیہ جو رضوی احباب کی خدمت میں پیش کرتا ہوں وہ یہ ماہوار رسالہ

یادگار رضا ہے۔ مجھے جو ہو سکا میں نے اپنی خدمت انجام دی۔ جماعت مبارک نے اپنی سب سے بے دریغ خرچ کی آپ کو آپ کے آقا کی خدمت سے بہرہ مند ہونے کیلئے نذر کثیر صرف کیا اب آپ کی ہمت ہو۔ آپ کا حوصلہ ہے۔ آپ کی اور العز می ہے۔ آپ کے جذبات محبت کا دیکھنا ہے کس عظمت و احترام سے۔ کس قدر دانی اور محبت سے۔ کس خاطر و مدارات۔ کس اخلاص و عقیدت سے آپ ایسے پیارے مہمان کی میزبانی کرتے ہیں۔

مشہور تو یہی ہے کہ جن اصحاب کو اعلیٰ حضرت قدس سرہ العزیز سے شرف بیعت حاصل ہے وہ رضوی کہلاتے ہیں۔ لیکن حقیقت الامر یہ ہے کہ اعلیٰ حضرت قدس سرہ میںوں کے امام اذمانہ



حاضرہ کے مجدد ہیں اور ان کے فیضانِ علم سے نہ تنہا ہندوستان ہی بہرہ مند ہے بلکہ عرب - شام - عراق - آفریقہ - امریکہ - دنیا کے ہر تر اعلیٰ میں اور ان کے فیوض جاری ہیں اور ان کے بحرِ علم کا کوئی خاص ساحل نہیں بیرون ہند سے بھی - فسادِ طلب کیے جاتے ہیں - تمام ملک کے علماء اور ان کے سامنے سر نیاز جمع کاتے ہیں - اور ان کی تصانیف سے نابلدہ اٹھاتے ہیں اس لحاظ سے دنیا کا ہر ایک سنی رضوی اور حقیقتہً رضوی ہے چاہے وہ اپنے نام کے ساتھ رضوی نہ لکھتا ہو -

محمد احسان الحق نسیمی

مدیر رسالہ

اعلیٰ حضرت مجدد دین و ملت و دیگر مشاہیر علماء اہلسنت کی تصانیف و ترجمانیں <sup>مستطاب</sup> سے طلب کیجیے قیمت کتب میں بہت زیادہ تخفیف کروئی گئی ہے فہرست کتب مفت بھی جاتی ہے -

# اعلیٰ حضرت کا لطف سخن

شاعر تو دنیا میں لاکھوں گز سے اور آج بھی اس قدر کثرت سے موجود ہیں گنا گنا شمار نہیں ہو سکتا ان میں مشیرین سخن بدلیغ - ناو طراز - ننگو - بلیغ و فصیح - خوش زبانوں کی بھی کمی نہیں ہو اپنے اپنے رنگ میں ہر شخص اپنے کمال کے جوہر دکھاتا ہے اور دنیا سے ترو بہ نثر نرج تمحمیں مآفرین وصول کرتا ہے۔

یقیناً کسی کا اچھا کلام دیکھ کر اس کی ماوند دنیا نہایت درجہ کی سنگملی ہے۔ وہ چیز جو رنگ پلٹتی ہے اور مضموم کو مسرور اور ستر کو مضموم بنا دیتی ہے شاعروں کی جاوید مانی ہے۔

میں چاہتا تھا کہ شاعروں کے سلسلہ میں اعلیٰ حضرت کا بھی تذکرہ کروں کیونکہ اپنے جہاں صدیہ باعلوم و فنون کی ناورد و اجاب تصانیف چھوٹی ہیں وہاں اردو اور فارسی عربی کے دیوان اور تصانیف نظریں بھی آپ کی یادگار ہیں اور آج ہندوستان کے گوشہ گوشہ میں اعلیٰ حضرت کے اشعار مجالس و محافل میں پڑھے جا رہے ہیں۔ لیکن میں اوزان و توافقی سے گزر کر سب کلام کی بلندی اور اس کے اوج پر نظر کرتا ہوں تو مجھ کو شاعروں کے سلسلہ میں حضرت کا تذکرہ کرنا ترک ادب معلوم ہوتا ہے ہاں اگر اور بات کہنے کو لیا کر ام و علمائے اعلام کو بھی شاعروں میں ذکر کیا جاسکے تو میں جرات کروں گا کہ طبقہ شعرا میں اعلیٰ حضرت قدس سرہ کا نام نامی نہیں جنوں کیساتھ لکھوں جیسا کہ علام نے طبیعتوں میں نئی کیفیات ہی نہیں پیدا کر دیں اور مردہ دلوں میں آستیں ہی نہیں ڈال دیں بلکہ ایک عالم حکمت رس کو مختلف علوم و فنون کے شکل ترین مباحث کا سبق دیا ہے اور ایک مہر فن شاعری کو علم و عرف کا کمال دکھایا ہے۔ زبان کی شگفتگی اور لفظ کی مناسبت تشبیہات کی پاکیزگی استغلا کی خوبی بندش کی جتنی اعلیٰ مضامین کیساتھ مردہ و محال کی بے تکلفی اور پھر مردہ و شمع مہر کے اندر نہا عشق و شوق کے جذبات اور پھر سیران ادب کے قدم باہر نہ رکھنا۔ یہ کمالات تو ایک طرف۔ مگر کسی سالک اسے بوجھ سے کہا کہ اس کی شان میں اور کون سی نثر لیں گے کہ جس کی زنی دل و جگر والے سو دریافت کیجیے تک پاخی نے تجھے کیا ترہ ویا۔ کلام ہی کفضل و

کمال کا۔ علم و ہنر کا۔ ارشاد وہ ہدایت کا۔ سوچیں مارنے والا اور یا۔ اب میں آپکے سامنے حضورِ والا کے بتدائی کلام کا ایک نونہ پیش کرتا ہوں کیسی سنگلاخِ زمیں میں اعلیٰ مضامین کے پھول کھلائے اور شاعر کی سچوہر دکھائے ہیں یہ عنزل مطبوعہ دیوان میں درج نہیں ہے اس سے ذوق اوتھائیے اور کیف حاصل کیجیئے۔

اسان الحق نعیمی مدیر رسالہ

## عنزل

گلے سے باہر آسکتا نہیں شور و فغانِ دل کا  
شبِ اسرخی تم حیرت زدہ پہ پتار ہا شبِ بھر  
بڑا اس درجہ عجب حسن والا لیلۃ الاسرخی  
عجاب نور تکسبتیچا کے آنکھیں ہو گئیں خمیرہ  
کسے کہتے ہیں خور۔ یہ تابشیں یہ گرمیاں کیسی  
سناجب نام گلِ خار مدینہ چہمہ گیا دل میں  
یہ کسکے رعب آمد نے کیا عالم تہ و بالا  
یہاں محرابیں سوچ آئی دباں دریا میں گردا شمی  
یہ کیا نالہ ہے ہشت علیہ میں اموداے محرومی  
کس وحشی کی خاک اُنکرمم میں آگئی شاید

ابھی چاک ہو جاؤ گیہاں اونکے بسمل کا  
بھلایا تو صنگ اونکی چال نے سیر سنائل کا  
سمت کی رنگیا چرخ ایک پایا اونکے محل کا  
فغان کرتا ہواوٹ آیا قاسد نالہ دل کا  
جب لکتا ہے شرارہ آسماں پر سوزشِ دل کا  
کہ ہر مطلق ہے جلوہ گاہِ حسنِ فرد کا دل کا  
ق کہ شیرازہ پریشاں ہو گیا تپڑم باطل کا  
او ہر آتش کا ماتم او ہر غوغا زلزل کا  
مگر حسرت نے پہاںس بن میں نونا قافلہ دل کا  
بگونوں کے ہو اوتھتا شورستان سلاسل کا

رخصتائے خستہ کیا پہنا عجب جاو و بیانی ہو

نک برفہ رشیر میں ہے شو عین ساول کا

# فتاویٰ

امامِ ہدایت مجددِ مائتہ ماہِ ہجرتِ منہی اللہ عنہما

مسئلہ از مقامِ موضعِ سرنیا ضلعِ میرپلی ۱۸۔ سوال ۳۳۳ھ

کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ سائل دریافت کرتا ہے کہ پیر و مرشد کا کیا حق ہے مرید کے رچنے اور اسباب میں کتنا مرشد کو دیوے اور کتنا مرید اپنے نسبت میں لادے۔ وہ بات تحریر فرمائی جاوے جس سبب سے پیر کے سے بچھوئے تاکہ قیامت میں مواخذہ نہ ہو۔

اور جو پیر و مرشد کی حکم عدولی کرے جیسا کہ مرید کو حکم ہوا اور پیر عمل نہ کرے ایسے مرید کیلئے کیا حکم ہے اور نیا امت میں کچھ مواخذہ ہوگا۔ بینوا و توحیدوا۔

## الجواب

پیر زاجبی میرپور۔ چاروں شہدائیکہ جامع ہوا اول سنی صحیح العقیدہ ہو۔ دوم علم دین بقدر کفایت پختہ موسم۔ کوئی فسق و فحشاء نہ ہو۔ چہرہ اور کسا سلسلہ حضورِ اقدس سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک بیچھ اللہ تعالیٰ سے ظاہر ہو۔

وہ حضور یا ائمہ سلمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نائب ہے۔ اور متوق حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حقوق کے پر تو ہیں جس سے پورے طور پر عہدہ برابرونا کمال ہے۔ گلاتنا فرین و لایتم ہے کہ اپنی مدد قدرت تک اون کے ادا کرنے میں مسہرہ برجامعی رہو پھر بتیمیر رہتے ہی اللہ و رسول (جمل و عسلا و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) معاف فرماتے ہیں۔ پیر معاف ہے کہ اون کا نائب ہے یہ بھی معاف کرے گا کہ یہ تو اون کی رحمت کے ساتھ ہے۔ ائمہ کے لئے نعمت فرمائی ہے کہ مرشد کے حق یا پ کے حق سے زائد نہیں اور فرمایا ہے کہ باپ

مشی کے سیم کا باپ ہے اور پیر روح کا یا پاپ ہے اور فرمایا کہ کوئی کام اسکے خلاف نہی  
 کرنا مرید کو جائز نہیں اور اس کے سامنے ہمتا منع ہے۔ اور اسکے بغیر اجازت بات کرنا منع ہے بلکہ وہی  
 مجلس میں دوسرے کی طرف متوجہ ہونا منع ہے۔ اور اسکی عزیت میں اور اسکے بیٹھنے کی جگہ بیٹھنا منع سے  
 اور اسکی اولاد کی تعظیم فرض ہے اگرچہ بے جا حال پر ہوں اور اسکے کپڑوں کی تعظیم فرض ہے اور اسکی  
 بچھونے کی تعظیم فرض ہے۔ اور اسکے چوکھٹ کی تعظیم فرض ہے۔ اور اس سے اپنا کوئی حال  
 چھینانے کی اجازت نہیں۔ اپنی جان و مال کو اوسیکابھجھے۔ پیر کو نہ پیاسیے کہ بلا ضرورت  
 شرعی مریدوں کو مالی تکلیف دے۔ اور ٹھین جائز نہیں کہ اگر اوسے صاحب حاجت کی چیز  
 تو اسکی مال سے دریغ نہ کریں۔ خلاصہ یہ کہ اپنے آپکو اور اسکی ملک اور بندہ بے دام سمجھے۔  
 اور اسکے احکام کو جہانت تک بلا تاویل صریح خلاف حکم نہ مانے ہوں حکم خدا و رسول جانے  
 و یا اللہ التوفیق و اللہ تعالیٰ اعلم۔

**مسئلہ** از موضوع نیشہ ضلع امرتسر۔ ڈاکٹی نہ خاص متعلی اسٹیشن اٹاری  
 سٹوڈنٹ سیر رشید الدین صاحب عرف سید محمد عبدالرشید صاحب بریلوی ۳۴۔ صبح الاول  
 ۱۳۳۶ھ کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ صاحب ارشاد مرقح  
 الاجازت شیعہ کا اپنی زوج کو سمیت کرنا جائز ہے یا نہیں۔ اور جو شخص کہے کہ اپنی منکوحہ کو سمیت  
 کرنا جائز نہیں بلکہ حرام بتایا ہے کیونکہ زوج بیٹی بن جاتی ہے۔ اور نکاح نہیں رہتا۔ بلکہ فسق  
 ہو جاتا ہے۔ اور نیز یہ دلیل بھی بیان کرتا ہے کہ یہ فصل رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
 ثابت نہیں اور نہ کسی نے خلفاء راشدین میں سے ایسا کیا اور نہ کسی سلف صالح نے سلف  
 صالحین میں سے اپنی زوج کو اوج تک بعت کیا ہے جس پر قولی اس شخص کا صحیح ہے یا غلط  
 و مرد و مینوا۔ بالکتاب و توجیرہ یوم الحساب۔

## اجواب

زوجہ کو مرید کرنا جائز ہے تمام امت انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی مرید ہوتی ہے پہرہ  
 اونچیں میں سے ترویج فرماتے ہیں۔ مرید یقیناً اولاد نہیں ہوتا وہ ایک دینی علاقہ ہے جو نہ  
 صرف پیر بلکہ استاد علم دین کو بھی شاگرد پر حاصل ہے قال اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انا انما  
 نکریم بمنزلہ الوالد علیکم اور زوجہ کو سائل دینی تعلیم کرنے کا زوج پر حکم ہے۔ قال اللہ  
 تعالیٰ انفسکم و اولیکم۔ ہمارا۔ والد تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ :- از پبلی بھیت قاضی محلہ سلسلہ ممتاز انجمن قاضی متاخر حسین صاحب۔

۱۷۔ رمضان المبارک ۱۳۱۷ھ۔

سوال۔ تو امد القواد وحوالہ بیان شاہ نظام الدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لکھا ہے  
 کہ بروز جمعہ بعد نماز عصر کسی اہم حاجت کیلئے ایک ہر ایک بار یا اللہ یا رحمن۔  
 نماز عصر و مغرب کے درمیان پڑھے اور دعا کرے تو وہ مشکل حل ہوگا اس درمیان میں  
 اور کسی کام میں مصروف نہ ہو اب آپ فرمائیں کہ اگر یہ وظیفہ نماز مغرب سے اول ختم ہو گیا  
 اور وقت نماز مغرب کا نہیں آیا تو کیا وہ درود پڑھنا ہے تو ایسی حالت میں دعا کب  
 مانگے اور نماز مغرب کے وقت سے پہلے دعا مانگے اور آئین تین مرتبہ بعد درود دعا  
 کہے یا نماز عصر کا وقت باقی رہے تو دعا پڑھو اور آئین کھسکر خاموش ہو۔

جواب :- فقیر کو بحمد اللہ تعالیٰ یہ عمل سہا رک جس میں ساعت موجود ہے آجاتا  
 واسم اعظم حضرت عزت عز ملا کہ کو ملا کر نسخہ جانفزا بنا یا ہے۔ (فقیر نے اپنے رسالہ  
 تہذیب المدعا لاحسن الوعایین کہ کتاب تنطاب احسن الوعایاد اب الدعای  
 تصنیف شریف حضرت شام المیقین ہسیدنا الوالد قدس سرہ الماجد کا ذیل پڑھا ہے ثبات کیا ہے

کہ احادیث صحیحہ میں سورج جمعہ جو ساعتِ اجابت ارشاد ہوئی ہے بدالذات احادیث صحیحہ وہ سنت  
 اخیر و راجحہ ہے اور اسکے چالیس قولوں میں ہی قولِ امح و درجہ ہے اور یہ بھی ثابت کیا ہے کہ  
 یا اللہ یا رحمن یا رحیم میں اسمِ عظیم ہے بلکہ اقدس ہے اسمِ عظیم ہے اور خود حدیث میں حضرت  
 سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من صلی الجمعة کتبت له حجة  
 متقبلة فان صلی العصر کانت له عمرة فان صلی فی مکانہ لم  
 یسأل اللہ شیئا الا اعطاه ایاہ۔ جو نماز جمعہ پڑھے اور اسکے لیے حج مقبول لکھا  
 جائے پھر عصر پڑھے تو وہ اسکے لیے عمرہ جو۔ پھر اگر غروب تک اور جس جگہ بیٹھا رہے تو اللہ  
 تعالیٰ سے جو کچھ مانگے عطا فرمائے۔ رواہ الہیثمی عن ابی الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ پھر حضرت  
 مشیح کرام علیہم الرضوان التمام سے یہ سنچا اور یہی فقیر کا معمول رہا ہے کہ روز جمعہ  
 بعد نماز عصر او سی طرح محلِ جلوس نماز میں بقبلہ بیٹھا آکھیں <sup>تکبیر</sup> یا اللہ یا رحمن یا رحیم  
 دل و زبان سے بے حد دہراتارے۔ یہاں تک کہ مغرب کی اذان ہو اور سو وقت  
 درود شریف پڑھ کر دعائے مطلب کرے اور فقیر کا اپنا معمول میں سال کے یہ ہے کہ  
 بجائے دعائی درود ہی پڑھتا اور اسے حسب ارشاد حدیث صحیحہ دعائے سنی جانتا ہے  
 اس طریقہ پر تو سوال دار وہی نہیں ہوتا اور جو طریقہ فوائد الفوائد شریف پر عمل کرے اگر عہد پیش  
 از غروب تمام ہو جائے درود دعا و آہن کھکر درود میں مشغول رہے یہاں تک کہ آفتاب  
 غروب ہو وہ ساعت بہت لطیف ہے تو وقتِ خالی نہ چھوڑا جائے شاید حالت خاموشی ہی میں  
 آئے اور گز جائے۔ اور جب درود پڑھتا رہیگا تو یہ اپنی دعائے لاکھ جگہ بہتر دعائیں ہی  
 وہ برکات پائیگا کہ دعائیں ہرگز نہ پاتا سچا وہ وہ سچے خدا کے سچے رسول کا جل جلالہ و صلی اللہ  
 تعالیٰ علیہ وسلم و اللہ سبحانہ و تعالیٰ اعلم

سوال۔ آپ نے فرمایا تھا امتد بروزن آٹھ کا فقہ میں بھی پتا ہے زبان عربی میں دون  
بھی سہل ہے جو کہ کتاب مفصل تحریر فرمائیں ضرورت یہ ہے کہ مولوی محمد شاہ صاحب پور  
نے فرمایا تھا کہ بے معرب میں غلط محض ہے۔ اسپر میں نے دو شعر لکھ دیے۔ ایک شعر عربی  
جامی علیہ الرحمۃ کا

زجوری برآمد جان عالم ترسم یا نبی اللہ ترسم

دوسرا مصرع عربی کا ہے اور دوسرا شعر سلسلۃ الذہب مولانا ممدوح کا

ہم مقرر گفتہ با تو ہم جاحد لمن الملک اللہ الواحد

دوسرا مصرع عربی ہے۔ میں نے یہ کہا کہ بین تو عربی میں جاہل ہوں لگو و شعر پیش کرتا ہوں  
مگر غلط کہ تو یہ بات بنانا اچھے ہے۔

اب میں چاہتا ہوں کہ مسئلہ پیش کروں تاکہ کوئی یہ نہ کہے کہ وہ محدث و فقیہ ہیں

شاعر نہیں ہیں۔

جواب۔ اگر سہلی تکبیر تحریر یہ یا ذابح تکبیر ذبح میں اسم جلالہ بجز الف اللہ

یا قسم کہانے میں واللہ باللہ کہے تو علما کو اختلاف ہو۔ کہ نماز صحیح اور ذبیحہ حلال اور قسم

مشفقہ ہوگی یا نہیں۔ یہ اختلاف ہی پتا دیتا ہے کہ ایک گروہ فقہاء بجز الف بھی صحیح ماننا ہو

اگرچہ نظر مختلف احتیاط ثبات الف میں ہے۔ رد المحتار میں علامہ محقق شرنبلالی سے ہو

الالف الناشئ بالمد الذی فی اللام الثانیۃ من الجلالۃ اذا خذ فی

الحالف او الذابح او المکبر للصلاۃ او حذف الحاء من الجلالۃ اختلف فی العقلا

یمینہ وحل ذبیحۃ و صحۃ قہر یمتہ فلا یترک احتیاطاً۔ عرب کے مستند شاعر

کا شعر ہے۔



الا لا یرک اللہ فی سحیل اذا مال اللہ باریک فی الرجال

پہلے مصرع میں اسم جہالت محذوف لکن ہے آلا یا سفاحین۔ رکع لہ فی منا علقن  
سحیلین۔ فعد لہن۔

امام اجل علی کسائی کہ قرآن کے بعد و اجلہ ائمہ نبوت سے ہیں عرب کا قول نسل  
فرما ہے ہن یدلہ الخضر یعنی یا اللہ اغفر لے۔ یہ شعر و قول امام تاج العروس  
شیراز قاسم میں منقول اور اسی میں تصریح ہے کہ قد یقتصر ضرورتاً ان اسمیں  
سیرت زہری میں حدیث الفنا بسند ۱۵ و تلاوت قرآن عظیم میں حرام یہ زبان  
شہ علی الہی زون وغیرہ اس قدر کثرت سے ہیں جنکا ذکر نہ کریگا مگر حساب۔

# افسوس

ایسا رسالہ میں مقدس مقامات کے فوٹو شائع کر نیکا انتظام کیا گیا ہے اس سال کے لیے  
مہذب کا فوٹو تیار کر دیا گیا تھا مگر افسوس ہے کہ ہلاک کے خراب ہو جانے کی وجہ سے فوٹو وقت پر  
نہ سنبھال سکا۔ اس لیے بلا انتظار فوٹو رسالہ اپنے وقت پر شائع کیا جانا ہو۔

# شکر

بم جناب خان بہادر مولوی محمد اصغر علی خان صاحب ریس بریلی کا شکر یہ ادا کرتے ہیں کہ  
انہی کوشش و توجہات سے ہمیں سالہ کے اجرائی کافی سہولتیں ہم پہنچیں۔

فکار مدیر



# تبلیغ اسلام

آنحضرت مولانا مولوی ادلا رسول سید محمد میا صاحب دہلی دارالہدیہ

جہالت اور دنیا طلبی نے جہان میں اکثر شیر احکام دین سے ناشاکر رکھا ہے اور  
 ذریعہ تبلیغ سے بھی ہم ایسے غافل ہو گئے ہیں کہ خدا کی پناہ - وہ توبے شکر شکر کریں اور  
 احسان مانیں ہم اپنے اوس مالک بے نیاز کریم کار ساز کا جس نے ہمیں اسلام پایا پایا  
 سچا دین برحق دیا جس کے اصول و فروع میں فرایض و احکام ہیں اوسکے بنانے والے نے کچھ  
 ایسی دلکشی اور جاذب قلوب کی کشش مقناطیسی ودیعت رکھی ہے کہ جو صاحب بصیرت  
 اوسکے جمال و لیا پر ایک نظر ہر کڑواں دینا ہے وہ بتوفیقہ تعالیٰ ہمیشہ کیلئے اوسکا وارث  
 ہو جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آج بھی جبکہ اس اہم دینی ذریعہ تبلیغ سے ہماری سستی اور  
 کاہلی کا یہ عالم ہے کہ ہم اپنے دین تین کے محاسن و فضائل عالم کو ستانے کیلئے زبان تک لانا  
 گراں سمجھتے ہیں۔

سچا دین فطرت اپنے سراپا مجموعہ حسن و خوبی ہونے کی وجہ سے جنگل میں بسنے والے اُتھ  
 اور جابل گنواروں تک کے تپہر قلوب کو اپنے ایسی انوار سے روشن کرنا چلا جاتا ہے اور پتیرے  
 وہ اکثر وحشی و بن مانس جگہ اوفضاع و اظہار و رفتار و گفتار انسان اور دوسرے حیوانات پر  
 کی ایک ہنس مشترک چونکہ منطقی مسئلہ کی زندہ شہادت میں اسلام کے دل نشین و سادہ اصول  
 فطرت کو نظر ہر دیکھتے ہی اوسکے حلقہ بگوش بن جاتے ہیں اور اسلام کی اس قوت تسکین کو دیکر  
 حیاسیت و فیرہ کماون بملین کی آنکھیں ہلکے کر رہ جاتی ہیں جو اپنے مذہب کی بہت کچھ ظاہری  
 مصلحتی اور نمائشی زیبائش و آرائش کی جان دور کو کشش کیساتھ پیش کرنے کے باوجود اسلام کے متاثر

ناکام رہے ہیں۔ یہ سب اسلام کی اوس زبردست کشش کا نمونہ ہے جو خدا نے، وہی قدرت  
 میں ودیعت رکھا ہے اور یہی وجہ ہے جو ایسے پرفتن شامانہ میں اور ہماری اس شدید ترین غفلت  
 و بے پرواہی اور اعدائے دین کے اس جو غرقہ نرغہ کے باوجود آج بھی بدستگون فی دین  
 اللہ افواج کے بچے ایشاد خداوندی کے جلوے، دنیا کو نظر آتے رہتے ہیں ورنہ اگر کسین اور  
 مذاہب موجودہ کی طرح اسلام کی نشرو اشاعت بھی محض مہیا ہی رہیں مہی و محنت پر توی تو آج  
 سے نہ معلوم کس قدر پہلے قیامت قائم ہو چکی ہوتی۔ اور یہ دنیا کب کی اللہ اللہ کہتے اور  
 سے تعالیٰ ہو گئی ہوتی اور ہم غفلت شکر کب کے اپنے ساتھ اپنے دین میں کو بھی صفحہ مالم سے  
 ناپید کر چکے ہوتے مگر یقیناً ایک معنی یہ تو نہیں کہ ہم اپنے دین میں کو تبلیغ و اشاعت  
 میں غفلت اور بے بسی برین اور نہ صرف ہاتھ پاؤں ٹوڑ کر بیٹھ رہیں بلکہ نہ زمین تک گونگی بنا لیں  
 بیشک یہ سچ ہے کہ ان اللہ یؤمید ہذا الدین - لیجمل الغلجہ - اسلام کا قدر  
 مقتدر خدا اپنے دین کی نشرو اشاعت تائید و اعانت کبھی ایک ایسے شخص سے بھی گروں  
 پڑ کر کر لیتا ہے جو اسلام سے سرکش و غافل ہو۔ مگر کیا ان اور شاہات زبانی کی ضروری متمیل  
 ہونے سے کسی ایماندار کو گنجائش انکار ہے و لیکن منکم یدعون الی الخیر و  
 یأثمرون یا لمصروف و ینہون عن المنکر و اولئک ہم المفلحون (آل عمران)  
 و قال عزوجل - و اذا اخذنا اللہ میثاق الذین اوتوا الکتاب تبینہ للناس و لا  
 تکتھونہ (آل عمران) اور تم میں سے ایک گروہ ایسا ہونا چاہیے کہ پہلانی اسلام کہ فی  
 ابھالین کی طرف سے بلائیں۔ اور اچھی بات کا حکم دیں اور بری سے منع کریں اور یہی لوگ  
 مراد کو پہنچے۔ اور یاد رکھو جب اللہ نے عہد لیا اور نئے پنہیں کتاب عطا ہوئی کہ تم ضرور اسے دعویٰ  
 بیان کرو تیار اور نہ چھپانا۔ (ترجمہ رضہ یہ) یہ صحیح ہے کہ خدا اسلام کی اشاعت ایسے ہی طریقے سے

بھی فرمانا ہے جو ہمارے ذہن میں بھی نہیں گزرتے مگر اوسکے ساتھ اس کے انکار ہو سکتا ہے  
کہ دنیا عالم اسباب ہے اور یہاں کے ہر کام کو اسد فرج و جمل ایک سبب کے مربوط و وابہ  
ہے اور اس عالم اسباب میں اس کا بے تبلیغ کی ذمہ داری سب نوحائے آیات کریمہ مذکورہ  
یا لہ ہمارے کوشش کے سر ہے۔

دہندہ - حدیث حضرت عبدالعزیز بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ مروی صحیح بخاری میں ارشاد  
یوا بلقوا عنی ولو آیتہ (احادیث) مجھے پہنچاؤ اگرچہ ایک ہی آیت ہو۔ نیز فرمان سالک  
ہے والذی نفسی بیدہ لتأمرن بالمعروف ولتنہون عن المنکر  
لیوسکن اللہ ان ینبث علیکم عند ابائمن عندہ ثم لتدعوا ولا تستجادیکم  
درواہ الترمذی عن حدیث رضی اللہ تعالیٰ عنہ کما فی المشکوۃ قسم اوس ذات واک کی جسکے قبضہ  
قدرت میں میری جان ہے البتہ ضرور ضرور تم معروف کا حکم دو گے اور منکر سے منع کرو گے یا  
یکہ اسد عزوجل ضرور جلد تم پر اپنے پاس سے عذاب بھیجے گا پر تم (اوس سے نجات پانیکے لیے)  
ابتد ضرور دعا کرو گے کہ وہ تمہارے حق میں قبول ہوگی (والعیاذ باللہ تعالیٰ) غیر الامم کا لقب جو اس  
امت کا ہے اسے امتیاز ہے وہ اسی امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا جکاؤ کے لفظوں میں نام تبلیغ  
اسلام ہے زمین بنت ہے ارشاد ربانی ہے کہتم خیر امتہ اخرجت للناس تأمرن بالمعروف  
وتنہون عن المنکر وتؤمنون باللہ (ال عمران)

تم بہتر ہو اور ان سب امتوں میں جو لوگوں میں نظا ہر سو میں بیلائی کا حکم دیتے ہو اور اپنی  
سے منع کرنے ہو اور اسد پر ایمان رکھتے ہو (ترجمہ رضویہ)

# مدنی تاجدار

حضرت دوستدار اعظم جناب مولانا مولوی حافظ حکیم سید محمد نعیم الدین صاحب غلام مراد آبادی

ہستی کا پہلا نقش - دائرہ کائنات کا مرکز مجموعہ مخلوقات کا خدایین

گلزارِ صلاحیت کا سب سے نفیس پھول، آسمان وجود کا تیرا عظیم قوتہ تاباں و درخشاں۔

تو عالمِ افروز ہے جسکے ظہور نے اپنے برتو جمال کے فیضان سے کائنات کو اوماں کر دیا

برکاتِ قدرت کے قلم ایجاد کا سب سے پہلا لگا رہے اسی نے اپنی حسن و جمال زیبائی و کیمائی،

ذہنی دلپائی سے جہنم سدا زبان ہو کر جس کی صنعت و حکمت علم و قدرت پر بیخ بگاری، ناور

حراری، اوصاف کماں، عزت و جلال کی بڑا شہادت وہی (علیہ از سر صلوات و اطمینان تسلیمات)

اس کی شان والا ہے اسکی شان عالی ظاہر ہوئی - اس کی ہستی مقدس سے اسکی ہستی

یا کسبیمانی گئی - آیت ہوا الذی بعث فی الامیین رسولاً منہم لایہ - آیت ہوا الذی

ارسل رسولاً بالحدی و دین الحق الایہ - قرآن پاک ان آیات طیبہ میں تعلیم فرمایا کہ

کہ اندر عز و علم با یک و تعالیٰ کی معرفت کا ذریعہ سید ابراہیم صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ و اسک

و سلم سے کائنات و اوصاف کی معرفت ہے - عالم کی تمام ہستیاں اسی پاک ہستی کا صدف،

جہان کے سارے وجود اسی پاک وجود کا طفیل ہیں، بیشک ثانی اولی پر موقوف اور

اپنی ہستی میں اسی کے دامن کے ساتھ مربوط ہوتا ہے - مگر اس میں بھی شک نہیں کہ اول اپنی

وصف اولیت میں لاثانی ہے - اسکا ثانی نہیں - اس ہستی مقدس کا کوئی نظیر ہے نہ شعل

نہ ہمتا نہ عدیل، لاثانی نے لاثانی بنایا ہے، بے نظیر نے بی مثال پیدا کیا ہے - اس روح مطہر

جان مجسم پہلے شمار و رود جس کے وجود نے وجود کے کیف کا پتہ دیا اور جسکے سن کی

محبوب حقیقی کے عرس کا خطبہ پڑھا۔ وہ حسن بے پردہ جبرئیل شکر جواب رکھتا تھا اور باوجود غایتِ نہور و اشراقِ کمالِ خفا، راستتاریں تھا۔ ہر کہیں جلوہ افروز تھا، رکھیں نظر آتا تھا۔

بے پردگی تو پردہ تو۔ اسے نہ نظر محاسبہ تا کے

یحیٰ۔ و پاپان نشان رکھتا تھا اور بے نشان تھا۔ اسکا جلوہ و لہو باہر بی محبوب کے رنسا، انور میں نظر آیا۔ آئینہ کی جلاسنے یار کے رخ سے برقع و شہا۔ جو آنکھ میں نہ آسکتا تھا وہ دل میں سما یا، جس کا پتہ نہ تھا وہ کہنا ہوا عشاق کی راہ طلب میں پیرانی و پیریشانی دور ہوئی، مراد طلب سے ہم آغوش ہے اور طلب آرزو کی تلاش میں بے نشانی لگتا بنی۔ اور پردہ دید کا فریغ ہوا چشم سراں نصیب اور دیدہ حیران کو دیدہ حیران کی دیدہ حیران کی دیدہ حیران کے لطف اٹھا اور بیان و دل فدا کرنے کا موقع ملا۔

چھپ کے پردہ میں آنکھ کے وہ جس دیکھے جھلے میں ہو گیا ہے کہیں  
لاکھ پردے ہیں اور پردہ نہیں جلوہ گشت یار پردہ نشین  
غمرہ زن گشت عرس در بانار

حسن انل عربی شاہد کی طلعت میں نمودار ہوا، نور قدیم نے زرخیز تھا۔ جس میں ہر نورانی حق ہے کہ یہ ذات برحق آئینہ حق نما ہے۔ اسی کو تعین اول کہتے ہیں۔ یہی مخلوقات کا بہت اور نور الہی کا پہلا پردہ ہے۔ یہی نائب حق اور غلیظہ مطلق ہے۔ یہی آفتابِ عالم کا مقصود۔ ع۔

مقصود ذات تست و گر جگلی غفیل

حدیث قدسی۔ خلقت الخلق لا عرفہم کرامتک و منزلتک علیک

لولاك لما خلقت الدنیا۔ یعنی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں نے مخلوقات کو اس لئے پیدا کیا تاکہ اسے جیسا آپ کی کواست و منزلت کی ان کو معرفت کراؤں۔ اگر آپ نہ ہوتے تو میں ہرگز دنیا کو پیدا نہ فرماتا۔

تمام دنیا اسی پاک بستی کی عزت و منزلت ظاہر کرنے کے لیے مخلوق ہوئی۔ ہر ممکن کو اسی کی اطاعت و خدمت اسی کے اظہارِ شان و شوکت کے لیے وجودِ محرمت ہو، سطوتِ الہیہ اور وجودِ حق اویسکے وجودِ مبارک سے پیدا ہوگا۔ جمالِ کبریائی کی معرفت اسی کی بدلت ہوئی۔ نقاشِ قدرت سے پہلا جو دلکش نقش رقم فرمایا۔ سب سے اول جس وقت اللہ کی ہستی عنایت کی وہ عربی تاجدار کا نور پاک تھا۔ یا جابر ان اللہ خلق نوح بنیك قبل الانشیا۔ اس نور پاک کو نبوت و رسالت کا جلیل منصب مرحمت کیا اسکی خلافت غلے و نبوت کیلئے کاسکے جاری ہوا۔ فرمانروائی جسکے انبی کے اعلان کیے گئے۔ نیابتِ حق کے اورنگ و سر پر مشتمل فرما کر عزت و جلال کا تاج زیب سرفردس فرمایا تخت نشینی و تاج پوشی کی دعوت عجمی اور ابھی تک آدم (علیہ السلام) کی سوج جسم سے متعلق بھی نہیں ہوئی۔ ابو البشر کا پتلا بھی نہیں بنا کنت نبیاً و آدم بین الروح والجسد کنت نبیاً و آدم لم یجدال فی طونہ

یا ما کے شفیق ہر دو عالم  
فرزندِ خلقِ ترین آدم  
از عیبی مریدی خوش  
بر عالم و آدمی مقدم

اسے نام تو ہر میں محمد  
خوانند بر آسمان احمد

# رحمتہ للعلمین

(از جناب ذاب و حید احمد خان صاحب رضوی ایم۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی۔ ۲)

تہ آخر رحمتہ للعلمین زخمیرومان چرافانج نشینی

وما ارسلناک الا رحمتہ للعلمین

الحمد لله وحده والصلاة والسلام على من

لا نبي بعده وعلى آله وصحبه

المكرمين عندك

دنیا کی نیرنگیاں اور زمانہ کے انقلابات کچھ اس طرح وقوع پذیر ہوتے ہیں کہ محسوس متحیر و جاتی ہیں۔ مگر نفس انسانی کا ایک یہ بھی خاصہ ہے کہ کسی امر کے واقع ہونے کے بعد اس کے اسباب پر بحث کی جاتی ہے اور وراثت و برابری سے ثابت کر دیا جاتا ہے کہ اس امر کا واقع ہونا اون اسباب کی وجہ سے جو اسکی تہ میں مخفی تھے اور جو آہستہ آہستہ ایسا کام کر رہے تھے ایک امر ناگزیر تھا۔ منطق کا اصول کہ ہر واقعہ سے پہلے اس کے چند اسباب ہوتے ہیں بلاشبہ صحیح ہے لیکن اون اسباب کا علم ہنصروں کو نہیں ہوتا یا اگر ہوتا ہے تو حجاب غفلت اور غلطی کے دفع کرنے میں عاجز ہوتا ہے اور آخر کار وہ لہر جو متاخرین کی نظروں میں اون اسباب کی وجہ سے ضروری الوقوع تھا واقع ہو جاتا ہے۔ معاصرین حیران ہ جاتے ہیں اور تاریخ دنیا کا ارتق الٹ جاتا ہے۔

تاریخ عالم کو نظر ترقی سے سطا لہ کرنے والا اس قسم کی بہت سی مثالیں پیش کر سکتا ہے یورپ میں نیپولین کا عروج و زوال۔ فرانس کا انقلاب اعظم۔ جرمنی و اٹلی کی ترقی و ترقی



پاپائیت کا زوال ایسے امور میں جسبکی تم میں متعدد اسباب پنہاں ہیں۔ اسبطرح ایشیا میں قوموں کی پیدائش وقتاً اور خصوصیت کے ساتھ اسلامی فتوحات و شکست ہمارے موضوع کو اچھی طرح واضح کرتے ہیں۔ ہم کو اس وقت ان تمام واقعات کے اسباب و علل پر بحث کرنا متصو و نہیں بلکہ صرف اتنا واضح کرنا ہے کہ کسی واقعہ کے وقوع سے قبل جو اسباب اپنا کام کرتے ہیں اگر ان کا علم معاصرین کو ہوا اور وہ اس کے وضع میں کوشش بطرح کریں نیز اس سستی والا تمام من امد کے اصول کے ماتحت وہ امر نہ واقع ہو۔

اس وقت اسلام بہر طرف خطرہ میں نظر آتا ہے۔ اگر ہندوستان پر مغربیت غالب ہو تو ترکی ہی اس سے محفوظ نہیں۔ اگر ایک طرف اسلامی روایات کو حقیر بنانے کی کوشش کی جا رہی ہے تو دوسری طرف اسلامی عمارات کو جو اسلامی ترقی و تمدن کے ظاہر کرنوالی ہیں

مختلف ممالک، ایک عجز و دست بردارہ کو وہ اپنی بنائے والے کے کیر کوشش کو ظاہر کرتی ہیں کسی قوم کا تمدن اس کی تہذیب و تعلیم اور اس کی عقلی ترقی اور سائنس میں نمایاں ہوتی ہے جو اے بطور یادگار چھوڑتی ہے۔ مشرق ہندوستان میں انسان بادشاہوں کی عمارات اور ستم کے تمدن کو چھوڑ کر نے میں قلب ہمارا کو دیکھیے اسکی بلند می و شان و شوکت سے انشان بادشاہوں کی بنی ہوئی عمارتیں ہیں جسکی شہادت تاریخ میں جو بوجہ اس کے مقابل میں مشاہیر مغلیہ کی عمارت ملاحظہ کیجئے ان کا کیر کوشش کا طرز و عمارت کچھ اور ہے۔ یہ سچ ہے کہ کوشش فن تعمیر و تعلق ہے مصلح عمارت خرابی و سرت۔ مڈول اور شاندار ہیں اور فارسی و ہندوستانی اثرات کو خوب ظاہر کرتی ہیں۔ لیکن مغلیہ کی عمارت سے نمایاں فرق ہے۔ وجہ یہ ہے کہ چھان بادشاہ دنیا کے توجہ کا مرکز بن گئے جسکی بنا عمارتوں میں ظہور و مجرب تعلق کے واقعات کے ظاہر ہے۔ مشاہیر ہندوستان اور ہندوستان کے قانع ہے۔ ہندوستان۔ ان کے بنائے ہوئے عمارتوں میں بھی نمایاں ہے۔ یہ موضوع فن و تاریخ سے تعلق رکھتا ہے۔ ہندوستان

اور جو مسلمانوں کے سوا داعظم کے نزدیک تبرک نہیں لی کسی جاتی پر تیر علم سے سمار کیا جاٹا ہے۔ اگر ایک طرف اسلام کے نہیں اصول جمہوریت و مساوات کہ ڈالنی منہ دکا آرنیا جاتا ہے تو دوسری طرف اعلا و اکبر الحق کو گستاہ کبیرہ نیال کر کے اور اس کے دبانے کی کوشش ہے تہایت کی جاتی ہے۔

اس وقت سوال یہ ہے کہ اسلام کے تنزل کی حقیقی علت اور مسلمانوں کے قہر مندلت میں گرنے کی اصلی غایت کیا ہے۔ یہ ایک ایسا عظیم سوال ہے جس پر غور و خوض کرنے کو اہل نہیں ہتی میں۔ جلتے کیے جاتے ہیں۔ اخبارات میں رائے تری کی جاتی ہے۔ مگر مسلمانوں کی عقل و ہر وہ پردہ غفلت پر ہے کہ اوتھا ہی نہیں۔ وہ فری باتوں میں کبشت کر کے رہ جاتے ہیں اصل مطلب پر گفتگو نہیں کرتے۔ ماہیت پرست چاہے جو کچھ بھی اس کی علت تجویز کریں لیکن اسلام کی حقیقت کو سمجھنے والا اس نتیجہ پر پہنچے بغیر رہ نہیں سکتا کہ مسلمانوں کی تمام خرابیوں کا اصلی از اونکی اور حسرت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بے توجہی ہے اور اسکے احکام کی طرف سے غفلت ہے جسے اپنی عظیم حسرت کے سبب اونکے حصول ترقی کا راز قرار و فضلہ بنا دیا۔ اگر آج مسلمان تعلیمات پر کار بند کی جاتے تو کوئی وجہ نہیں کہ مسلمانوں کی قوم دولت کو بجائے حسرت اور محنت کو بجائے راحت کے مسائل طے کر کے مدراج کمال پر نہ پہنچ جائے۔

(یہ ساری صفحہ ۱۲) جو حسب قہر انشاء اللہ تعالیٰ وسیع و وسیع ہوتا رہیگا۔ اس وقت صرف آنا ظاہر کرنا ہے کہ علامات طبع نظر اسکے کہ وہ تبرک نیال کی جائیں دو سر پہلوؤں سے بھی قابل قدر ہیں۔ اسلامی علامات کو دھا کر تجویزوں نے نہ صرف اس کے فہمی جذبہ کو ٹیس لگانی بلکہ اپنی بریرت و جہالت کا بھی پورا پورا ثبوت دیا مگر زیادہ توجہ ادنیٰ تعلیم یافتہ حضرات کی عقل پر جو بندوں کے پڑا جہالت افعال کو نظر نہیں سے دیکھتے ہیں۔۔۔ وچرا محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔

اسی اصول کو پیش نظر رکھ کر اور اسلامی تعلیمات کو بے کم و کاست مسلمانوں تک پہنچانے کے لیے جماعت مبارکہ رضائے مصطفیٰ نے یہ رسالہ جاری کرنے کا ارادہ کیا۔ اللہ تعالیٰ اس رسالہ کو اہل تصدق میں شائع اور ان کے واسطے مشعل ہدایت فرمائے۔ آمین۔

اس رسالہ کا اس زمانہ میں جاری ہونا بیشک رحمت ہے اور اس رحمت کا تعلق خاص رحمت مجسم سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہے۔ اس لیے بنے خیال کیا کہ اپنا اول مضمون اس عنوان کے ساتھ ہونا بہتر ہے۔

رحمت ایک صفت کمال ہے اور اوسکا سنہوم واقعات کے اعتبار سے جدا ہے ایک بھوکے کو جو شدت گرسنگی سے مرہا ہو ایک ہزار کا چک لکھ دینا رحمت نہیں بلکہ اوسکے سامنے کھانے کی رکابی رکھ دینا ہی رحمت ہے۔ بقول حضرت سعدی شیرازی علیہ الرحمہ۔  
 ع مشغوم بچتہ یہ زقرہ حنّام۔ اسی طرح ایک پیاسے کے ساتھ رحمت ٹھنڈا پانی پلانا ہے نہ انواع و اقسام کے طعام اوسکے سامنے چننا۔ علیٰ ہذا ایک تشنّہ علم کو کتابوں کی لائبریری ایک لاکھ روپیہ سے زائد تسلی بخش اور اوسکے واسطے رحمت ہے۔ تو رحمت نام ہوا اوس چیز کا جو مقتضائے فطری کو پورا کرے۔ پیاسے کو پانی۔ بھوکے کو کھانا اعلیٰ علم کو کتاب یہ تمام چیزیں ہر فرد کی ایک خاص فطری طلب کو پورا کرتی ہیں اور اس لیے اوسکے واسطے یہی چیزیں رحمت ہیں۔ اب سوال یہ ہے کہ یہ طلب کس طرح پیدا ہوتی ہے۔  
 ہمنے اوپر اسکو آسانی کے لیے مقتضائے فطری سے تعبیر کیا لیکن ہر فطری اقتضا کا کوئی ضرور ہوتا ہے جبکو ماہر فن طب اور ماہر فلسفہ نفس خوب جانتا ہے۔ اسراقتضائے فطری کا کیا سبب ہے۔ اس کا سبب یہ ہے کہ شخص کی کوئی طاقت یا قوت حد اعتدال سے بڑھ جاتی ہے اوسکو اعتدال پر لانے کے لیے مناسب حال اشیاء کا ہم پہنچانا ضروری ہوتا ہے۔

# بجدا اور اسلام

دوسرا رسالہ

اسلام کے لیے گوہر زمانہ میں گونا گون مصلاب لازم رہے اور اسکے حق میں دشمنان دین نے طرح طرح کی فتنہ انگیزیاں کیں۔ اور ہر فتنہ بلا کے ایک پہاڑ کی طرح ٹوٹا اور جب کوئی ایسی بڑی مصیبت رونما ہوئی دنیا کے کفار نے یقین کیا کہ اس حملہ سے اسلام نہیں بچ سکتا اور جس طرح سکوت کے عالم میں کسی مریض کی نفس شاہوی کجانی ہے اس طرح وہ بتلیں کجا بجا کر اسلام کے فدا کی گھڑیاں گئے لگے۔ لیکن اسلام کی روحانیت نے ان تمام تاریکیوں کو پروا نہ کیا اور ان گھٹاؤں میں سے جب اپنا جہان منور کن چھرا نکالا دنیا کی نگاہوں کو نوریہ کر دیا دشمنوں کے حوصلے پست ہو گئے اور منہ بگاڑ بگاڑ کر رہ گئے ایسا کتنی مرتبہ ہوا صدیاں اسی میں گزر گئیں شمار کہان تک کیا جائیگا۔

آج بھی طرح طرح کے فتنے برپا ہیں اور ان پر انواع اقسام کی صحبتیں آرہی ہیں ان صحبتیں نہایت جیہانک اور تمام عالم اسلام کو تڑپا ڈالنے والی جو مصیبت ہے وہ نجدیوں کا فتنہ ہے جنہوں نے عربین طیبین کی پاک اور مقدس سرزمین پر ناجائز طور پر تسلط کر کے گناہ مسلمان مردوں۔ عورتوں۔ بچوں کو نہایت ظلم و ستم بے رحمی اور سفاکی کیا تھے شہید کیا صحرین طیبین کے رہنے والوں کے خاندان کے خاندان تباہ و برباد کر دیے۔ گھر کے گھر آج بگڑ گئے۔ دارالامن کے باشندے ہشت و جیل میں سرگردان پہرے میں۔ نہایتے کو باپ کی خبر ہے۔ نہ باپ کو اولاد کا حال معلوم ہے۔ ماں سے خزندہ جدا ہے۔ اور فرزند سے ماں کی شفقت والی گوہ۔ رات دن ان پاکستان مصیبت کو غم و اندوہ میں کراہتے گزرتے ہیں۔ شب و نہار کی تلخ ساعتیں کاٹتے نہیں کھیتیں اسی پر لیں نہیں ہے۔ ابھی ظالم کو صبر پورا

پاشٹیوں کے خون بہا کروہ سیر نہیں ہوا۔ صحابہ کرام اور اکابر امت کے وہ مزارات جو توحید کے علم اور اسلام کی شوکت کی یادگار ہیں تھیں۔ کفار کی حسرتیں نکلانے اور اذن کے دل خوش کرنے کے لیے بے دینوں نے مسلم خاک کے برابر کر دیں۔

آہ۔ سرزمین حرم کا وہ بقعہ تاج ظلم و جفا کے تیر و نکاح آماج گاہ بن رہا ہے جس کا قصہ کرنے والے ہندی مسلمان جہاز ہستی سے حد و دیکھ میں داخل ہوتے ہوئے آلام و آسائش کا لباس اتار دالتے تھے۔ اور احرام باندھ کر اوس سرزمین پاک میں داخل ہوتے تھے شریعت نے یہی ادب بتایا تھا۔ آج وہاں بے دین گستاخ تلواریں چلائے اور بے بہاتے ہیں۔ آج مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء کے صحابہ کے مزارات کیسا تھہرے اور سینے کی کجاتی ہیں۔ اور کس طرح کن بے باکیوں کے ساتھ اون پاک روجوں کے مزارات کی امانت کج جاتی ہے۔ قلم کو بار ادا کے تحریر نہیں ہے۔

دنیا کی اقوام میں وحشت و خونخواری کا وہ نمونہ جو نجدی نے سرزمین حرم میں دکھایا ہے تلاش کرنا بیکار ہے۔ وہ اپنے طرز شتم میں لانا لانی ہے۔

کہیں مولد نبی صلی اللہ علیہ وسلم وہ جیب خدا کی یادگار۔ وہ خدا کی رحمت کا منہر وہ توحید کے علمبردار کی قدم گاہ۔ وہ اسلام کے ظہور و شیوع کا منبع نجدیوں کے ناپاک ہاتھوں سے گرایا جا رہا ہے۔ ہزار ہا اولیائے بے شمار ائمہ نے۔ اکابرین نے۔ محدثین نے۔ صالحین نے جب کو زیارت گاہ سمجھا تھا۔ جسکی زیارت کی تمنا دل میں رکھتے تھے اوسکی کیسی امانتیں کین۔ اسلام کی عبادت گاہیں مسجدین چکے بنانے پر جنت میں گھر بنانے کا ثبوت حدیث شریف میں ارشاد فرمایا گیا۔ حجاز مقدس میں گرا وہی گئیں۔ دنیا کے کفار ان خبروں کو سنا کہ قدر خوش ہوتے ہیں۔

مگر اسلام کی بربادی پر کیسے تہمتیں اُڑاتے ہیں۔ مگر ان بے دینوں کا سعہا ہی یہ ہی  
 وہ اسلام کی شوکت کے دشمن ہیں۔ ہر چند ہندوستان کے نجدی ان واقعات پر پرو  
 دالتے رہے مگر ہزار ہا آنکھوں نے جو مناظر دیکھے ہیں انہیں کہا تک جھٹلایا جاسکتا  
 ہے۔ حج کے ایام میں ہر چند احتیاط کام لیا گیا مگر کبھی وہ بے تیزی جو نہیں ہے۔ وہ غنا  
 جو فطری ہے وہ عداوت اسلام جس لئے نجدیوں کو تیار کر رکھا ہے ظاہر ہوئے بغیر نہ  
 بہت سے حاجیوں کو بھی اوسکے دست بھاسے تم اٹھنا پڑے۔ مخالفین میں سعی میں  
 کتنے اذکی بے تیزی سے روندے گئے حج کا خطبہ نہ ہوا۔ حنفی۔ شافعی۔ مالکی۔ حنبلی۔  
 سنیوں پر نازیں روک دی گئیں۔ لطف یہ کہ اپنے کو حنبلی کہتے ہیں حنبلی سنیوں پر  
 بھی نازیں روکیں۔ اس سے اوسکے خلیت کے نریشی دعویٰ کی قلعی کھل جاتی او۔  
 سکاری عیان ہو جاتی ہے۔ مدینہ طیبہ میں کیا کیا ستم ڈھائے۔ کیا کیا تیا منیں نہ  
 اوشھائیں۔

کہ مکہ میں جنتہ المعلیٰ کو برباد کیا تھا۔ مدینہ طیبہ میں جنت البقیع کو تباہ کیا  
 اجلہ اصحاب کرام حضور کے اہل بیت اہلبار۔ ازواج مطہرات۔ خاتون جنت۔  
 حضرت ذوالنورین۔ حضرت عثمان بن مظعون۔ حضرت امام حسن۔ سید الشہداء  
 حضرت امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کے مزارات مقدسہ سمارک ڈالے  
 ان بے دینوں کو تو مسجد کا ہر نشان۔ سوحیدیں کی ہر یادگار۔ اکابر اسلام کے معالم۔  
 سب نظریں کھٹکتے ہیں اپنے سوا تمام جہان کو شرک جانتے ہیں اگر اذکی حکومت کو  
 وسعت ہو جائے تو آج دنیا کا ہر مسلمان اون کے فتویٰ سے گردن زنی اور بیخ لدم  
 ہے۔ وہ کفار کے رہنے بسنے کے لئے مسلمانوں کے وجود سے دنیا کو خالی کر دینا چاہتے ہیں

## عہدِ لہتی کا ایک وقت

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو جنگِ یمامہ وغیرہ سے فراغت حاصل ہوئی تو آپ نے ایک روز اصحاب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جمع فرمایا اور ایک نصیحہ طیبہ تقریر میں جان نثارین اسلام کو یوں مخاطب فرمایا کہ اے فدائیاں اسلام ہمارے تمہارے آقا و اولاد حضور نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام کا قصد مبارک تھا کہ ملک شام میں بھی اسلامی پرچم اٹائے جائیں۔ ابھی یہ آرزو پوری نہ ہوئی تھی کہ محبوبِ حقیقی سے جا ملے۔ میرا خیال اوندہ صرف خیالِ ملکِ ائمہ و تو تھا ہی۔ کہ میں اس تمہارا ملک کی تکمیل کی سعادت حاصل کروں۔ اور جان نثارانِ اسلام کو اطلاع کلمۃ اللہ کیلئے ملک شام کو بھیجوں جاں بازانِ اسلام ایسے موقع کے منتظر ہی تھے اذکو اس سے بہتر موقع اشاعتِ اسلام کے مقدس فروع ادا کرنے کا کب مل سکتا تھا اتنے وقت طوری اس رات کے کی تائید کی اور اطاعتِ امیر المؤمنین کا عہد کیا روسا عجب سردارانِ بین کوا دھوتی خطوط لکھ کر حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی معرفت بھیجے گئے وہ لوگ بھی گویا منتظر ہی بیٹھے تھے اس مسرتِ زاجحہ نے طبیعتوں میں نئی آسگین پیدا کر دیں فدائیاں کی جذبات موجھن مارنے لگے اور ہر شخص حمایتِ اسلام کیلئے آمادہ اور دین پر فدا ہونے کیلئے بقیار ہونے لگا اور خط کے جواب کے بجائے۔ اونہوں نے خلیفہ امیر المؤمنین کے دربار میں حاضر کیا قصد کر دیا۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس سفارت سے واپس آکر اوندھے جذباتِ ذوق و شوق کی تمام کیفیت عرض کرتے ہوئے اوندھے قریب تر زمانہ میں پہنچنے کی اطلاع دی۔

عسکرِ اسلام کا ایک منظر ابھی حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو آئے ہوئے وقت ایک ہی دن گزرا تھا کہ مجاہدینِ اسلام کی آمد آمد کی خبر گرم ہوئی۔ مدینہ طیبہ میں شورش مچ گیا

خود حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نفس نفیس ایک کثیر جمع کیساتھ اونکے استقبال کیلئے تشریف لے گئے  
شہر ہراہیک بلند مقام پر قیام فرما کر ان مجاہدین کی آمد کا انتظار نہ لانے لگے عجیب منظر تھا۔

اس طرف سلطان اسلام تین تین لاکھ اور کلاذنی مقدار پیشوا حوصلہ افزائی کیلئے بھینچی کیساتھ انتظار کر رہا  
اور طرف اونکے فداکاری کے جذبات جلد تر رہنے لگے بھینچنے کیلئے تیز رفتاری پر مجبور کر رہے ہیں۔ آنکار  
انتظار کی گھڑیاں ختم ہوتی ہیں۔ سانسے گرداوشقی نظر آتی ہے۔ کبھی کبھی اوس گرداوشق و مجاہدین  
کے پھیروں کی کچھ لیں ہی سی جھلک نظر آتی ہے۔ گرد بھٹی: انتظار کا خاتمہ ہوا۔ اوجھ ہی کھپا  
کے شیر اسلامی پرچم لہرتے علم ہندیکے ہوئے سامنے آگئے۔ آنکھیں چار ہوتے ہی ایک عجیب کیفیت  
پیدا ہو گئی نعرہ بکیر کی فلک بوس آواز نے بہادران اسلام کا نیر مقدم کیا۔ تمام میدان اس آواز  
سے گونج گیا۔ اور مجاہدین کے دلوں میں اس آواز نے ایک برقی رود و ڈرا دی۔

مجاہدین کا لشکر جدا جدا قبائل پر منقسم تھا۔ ہر ایک سردار اپنی اپنی قوم لیے ہوئے علمی و علمیہ نشا  
اڑا رہا تھا۔ سب میں آگے قبیلہ میں سے قوم حمیرتی۔ اونکے جوان اوس وقت کے سامان حرب خوب آرا  
و پیرتھے۔ مرن پرخو۔ تن پر ندین۔ کاندھون پر کمان۔ کمر میں تلواریں اونکی بہادری اور جوش  
کی ضمانت دی رہی تھیں۔ ذوالکلیع حمیری اونکا سردار گئے بڑے آداب شامانہ بجالا کر اپنا تدارت کرایا۔  
اپنی قوم کی زندگی اور بہادری میں اشعار پڑھے۔ (عرب میں دستور تھا کہ وہ ایسے مواقع پر اپنی ولادری و  
بہادری کے اشعار پڑھا کرتے تھے) حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نہایت سرت کیساتھ سزاؤں فرمایا  
اونکو پڑھنے پر جوش میں ایک حوصلہ افزا اطلاع پیدا کروایا۔ مقدس زبان اونکو لیے دعا فرمائی اور وہ دعائیں لیکر  
آگے بڑھے۔ ایسے سردار نکلتے گئے اور دعائیں لیکر بڑھتے گئے۔

حضرت قیس ابن ہبیر اپنا گھوڑا بٹا کر سامنے آئے سلام نیا عرض کیا بہادری شہر پر دی دعائیں  
اور پھر پراڈراتے ہوئے آگے بڑھے۔  
(محمد علی انولوی غفرلہ)



## منتخبہ

رشحہ کلک گھر سلک حضرت حجۃ الاسلام اچھنا مولانا مولوی حاجی قاری  
مفتی شاہ محمد خاں رضا خان قضا زینب بیجاؤ آستانہ عالیہ تصوف و اہلسنت کا ہاتھم

یا الہی برائے آل رسول۔	دلین بھروسے ولاؤ آل رسول
سوکھے دھانوں پہ بھی برس سجا	اہم چودو سٹھائے آل رسول
سر پہ تویان بچھو آنکھوں کو	آنکھیں سر سے فدائے آل رسول
سختی نعلین رگڑا آنکھوں کا	طوطیا خاک پائے آل رسول
تیزی مہر حشر کا کیا خوف	مین ہوں زہر لوائے آل رسول
تاج داؤد کو تاجِ عنایت ہے	خاک نعلین پائے آل رسول
ٹھوکروں پر نہ ڈال غیروں کی	تیرے قدموں میں آئے آل رسول
بیری بگڑی بنی ہو تیری ہاتھ	توہی بگڑی بنائے آل رسول
تجھ سے جسکو ملا پارے	تجھے جو پائے پاؤ آل رسول
تیرا ہاتھ بٹ ہا جاگ میں	توہی دو یا دلائے آل رسول
جھولی پھیلاؤ ہے ترا سنگستا	بھر دو داتا برائے آل رسول
دور سے اپنی نگر اسے دُر دُر	دور سے دُر کر رضائے آل رسول
دور ہو دور دورا دوری کا	دور پھر یہ نہ آئے آل رسول
دیدے چھکار کر کوئی نکرٹا	سگب در کو رضائے آل رسول
بگہرے در بدر بھٹسکتے ہیں	دے ٹھکانا برائے آل رسول

تختیان ساری دُور ہو جائیں  
 بین رضا غوث کے قدم بقدم  
 جس نے پائے کو تیرے پایا ہو  
 انہیں قدموں کو نیچے ہو جنت  
 انکی سیرت ہو سیرت نبوی۔  
 انکے جلوں میں انکے جلوہ بین  
 ہے بریلی بھی آج مارہرہ  
 فتادریوں کا ہے لگا میلا  
 نوری مسند پہ نور کا پتلا  
 پتر رحمت کا شامیانہ ہے  
 عرس شادی رچی برات سچی  
 ہیں پروں کو کیے ہو یو سایہ  
 بین گھٹا ٹوپ رحمتیں چھائیں  
 برکاتی برات کا دوہلا  
 برکاتی بہار کا سپہا  
 قادریت دوطن بنی نوشاہ  
 نور کا حلہ جوڑنا شاپانہ  
 نور کی چیرے پر پنچھاور ہو  
 بل پیری بھی اب سندھ چڑھ جائے

میٹھے شربت پلائے آلِ رسول  
 ہیں قدم انکے پائے آلِ رسول  
 کھ اوٹھا سینو پائے آلِ رسول  
 اور قدم میں یہ پائے آلِ رسول  
 انکی صحت تقائے آلِ رسول  
 ہر ادا ہونی ادائے آلِ رسول  
 اعظمت بجائے آلِ رسول  
 ہے تماشا نیپائے آلِ رسول  
 اچھا ستھل رضائے آلِ رسول  
 سر پہ ہو یا بردائے آلِ رسول  
 بنا دوہلا رضائے آلِ رسول  
 پرے قدسی جائے آلِ رسول  
 یا ہو نقل ہمائے آلِ رسول  
 شاہ احمد رضائے آلِ رسول  
 تیرے سر پہ رضائے آلِ رسول  
 شاہ احمد رضائے آلِ رسول  
 نوری جامہ قبائے آلِ رسول  
 مدد تے ہم سب گدگد آلِ رسول  
 مستحکم رضائے آلِ رسول

